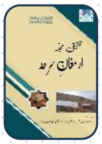

تحقیقی مجلہ ارمغانِ سرحد

pISSN: 3079-904X

eISSN: 3079-9058

جلد ۲، شمارہ ۲، جولائی تا دسمبر ۲۰۲۵ء (Vol:2, Issue:2, 2025) (Research Journal: Armaghan-e-Sarhad)

شعبہ اردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

The Role of Urdu Newspapers, Magazines, and Journals in the Promotion of Urdu Language and Literature in Swat

سوات میں اردو زبان وادب کے فروغ میں اُردو اخبارات اور رسائل وجرائد کا کردار

لعل زادہ

لیکچرار اردو، کیمبرج کالج دیولئی سوات ,پشاور

Lal Zada

Lecturar in urdu, Cambridge College Deolai Swat

Abstract:

The journalistic tradition in Swat began in 1986 with the publication of Sada-e-Swat under the leadership of Mian Syed Umar Naseh, marking the inception of print media in the region. Over time, numerous newspapers emerged, addressing national and regional issues, historical and religious topics, as well as literary and practical subjects. These newspapers not only highlighted local concerns but also played a vital role in promoting Urdu language and literature, especially in areas with limited access to electronic media. Prominent newspapers such as Roznama Swat, Roznama Shumal, Roznama Azadi, Sada-e-Malakand, Roznama Chand, Roznama Khabarkar, Awaz-e-Swat, and Swat Times contributed significantly to the literary and cultural development of the region. They provided a platform for writers, poets, and intellectuals, encouraged literary creativity, and fostered public awareness. Despite the challenges of limited resources and the absence of modern publishing infrastructure, these newspapers and literary journals have maintained the cultural and intellectual vitality of Swat. This study presents an overview of these publications, highlighting their historical emergence, contributions to Urdu language and literature, and their role in nurturing the region’s academic, literary, and socio-political consciousness.

Keywords: Swat journalism, Urdu language and literature, Print media development, Literary newspapers, Regional cultural awareness

سوات میں صحافتی روایت کا آغاز 1986ء سے ہوتا ہے۔ جب میاں سید عمر ناصح کی کوششوں سے "صدائے سوات" شائع ہوا۔(1) یہ گویا بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوا پھر اس کے بعد اخبارات کا ایک سلسلہ چل نکلا اور اخبارات کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا اور کئی معیاری مقبول اخبارات شائع ہوتے رہے۔ ان اخبارات میں قومی، ملی جذبوں کو اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ علاقائی مسائل، تاریخی ومذہبی موضوعات کے علاوہ عملی وادبی موضوعات پر بھی بہت کچھ لکھا جاتا رہا۔ جہاں ان اخبارات نے وادی سوات کے مسائل کو منظر عام لانے کی کوشش کی وہاں اردو زبان وادب کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ وادی سوات کے بیشتر علاقے الیکٹرانک میڈیا کی رسائی سے محروم ہیں۔ دور جدید میں آج بھی سوات کے بیشتر علاقے اب بھی ٹی وی نشریات سے محروم ہیں۔ ایسے میں صرف اخبارات ہی انھیں اپنے گرد نواح اور باہر کی

دنیا سے باخبر رکھنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اس حوالے سے سے سوات میں اخبارات کا کردار اور بھی جاندار اور قابل تحسین ہے۔ کیوں کہ ایسی حالت میں اگر کوئی تخلیق کار اپنے خیالات و محسوسات اہل دنیا تک پہنچاتے ہیں اور اپنے آپ کو دنیا سے متعارف کراتے ہیں تو وہ صرف اور صرف اخبارات کے ذریعے ہی سے ممکن ہے۔ اس کے علاوہ اخبارات عوام الناس میں بیداری اور شعور کا سبب بھی ہے۔ چنانچہ اہل سوات کے علمی وادبی اور سیاسی شعور اجاگر کرنے میں ان اخبارات کو اساسی اہمیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ضمن میں اہل سوات کی علمی، سیاسی، مذہبی ثقافتی اور ادبی خدمات قابل تحسین ہیں۔ یہاں صرف ان اخبارات کا اجمالی کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔ جنھوں نے اپنے صفحات میں ادبی تخلیقات اور ادبی تحریروں کو جگہ دے کر اردو زبان کے فروغ میں اپنا کردار ادا کیا ہیں۔

صدائے سوات:

"صدائے سوات" میاں سید عمر ناصحؔ کی زیر صدارت 1986ء سے شائع ہونا شروع ہوا تھا۔ یہ ایک ہفتہ نامہ (ہفتہ وار) شائع ہونے والا اخبار تھا۔ میاں سید عمر ناصحؔ اخبار کے اداریے خود لکھا کرتے تھے جو زیادہ تر سیاست تاریخ اور علم وادب جیسے موضوعات پر مشتمل ہوتے تھے۔ اس اخبار کو بہت پذیرائی ملی۔ چونکہ یہ سوات کی ادبی دنیا کا پہلا نمائندہ اخبار تھا اس لیے اس اخبار نے سوات کے ادبی سرمائے کو اپنی اشاعتوں سے محفوظ رکھا۔ اس اخبار نے اپنے زمانے کے فن کاروں کی حوصلہ افزائی کے ساتھ علم وادب کے فروغ میں بھرپور کردار ادا کیا۔

روزنامہ سوات:

یہ اخبار سوات کے مرکزی شہر سے 1991ء میں قاسم یوسف زئی کی زیر صدارت شائع ہوتا رہا۔ اس اخبار نے سیاسی موضوعات کے ساتھ ساتھ ادبی تخلیقات اور تحریروں کو بلخصوص شائع کیا۔ سوات میں ادبی ماحول سے شناسائی میں اس اخبار کے کردار سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

روزنامہ شمال:

روزنامہ شمال غلام فاروق کی زیر صدارت 1993ء کو سوات سے جاری ہوا۔ اس روزنامہ میں علاقائی خبروں کے ساتھ ساتھ شعر وادب کے فروغ اور اشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اس میں تخلیق کے ساتھ ساتھ اردو کے ادبی مضامین، تبصرے، تجزئے اور تنقیدی مضامین بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس اخبار کو سوات میں بہت پذیرائی ملی۔ یہ اخبار اپنی ادبی تخلیقات کی اشاعت اور اردو زبان وادب کے فروغ اور ترقی میں معاون ثابت ہو رہا ہے۔

روزنامہ آزادی:

ممتاز صحافی ممتاز احمد صادق کی زیر صدارت شائع ہونے ولا روزنامہ آزادی 1995ء کو پہلی بار شائع ہوا۔ اس اخبار کی مقبولیت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں علاقائی اور بین الاقوامی خبروں کے علاوہ، سیاست، کھیل اور علم وادب کے لیے الگ الگ صفحات مختص کیے گئے ہیں۔ ممتاز احمد صادق ایک تجربہ کار اور باصلاحیت صحافی ہے۔ اس لیے جلد ہی اس اخبار نے پورے سوات میں شہرت حاصل کرلی اور ایک کامیاب ترین اخبار ثابت ہوا۔ اس اخبار میں سوات کے علم وادب سے متعلق سرگرمیوں کی اشاعت میں خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اور کئی ادبی تقاریب کی کاروائیاں شائع کی ہیں۔ سوات میں شعروادب کے فروغ میں اس اخبار کے کردار بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ سوات کے ممتاز اہل قلم فضل ربی راہیؔ، پروفیسر احمد فواد، ڈاکٹر سلطان روم، ڈاکٹر امیر فیاض امجد علی سحابؔ، نثار دانش، محمد طاہر بوستان، تصدیق اقبال بابوؔ وغیرہ اسی اخبار کو جو کامیابی اور مقبولیت ملی اس میں ممتاز صحافی غفور خان عادل کا محنت شاقہ کردار بہت اہم ہے۔

صدائے ملاکنڈ:

صدائے ملاکنڈ 2001ء میں سوات سے شائع ہوا جو ایک ہفتہ وار شائع ہوتا ہے۔ اس اخبار کا چیف ایڈیٹر بھی مشہور صحافی ممتاز احمد صادق تھے۔ ممتاز احمد صادق اپنے دیگر صحافتی مصروفیات کی وجہ سے اس زیادہ توجہ نہ دے سکے اس لیے چند سال تک چلنے کے بعد یہ اخبار بند ہوا۔ صدائے ملاکنڈ کی اشاعت باقاعدہ نہ تھی بلکہ مواد اکٹھا ہونے پر ہی شائع کیا جاتا تھا۔ یہ اخبار زیادہ تر کرائمز رپورٹ اور علاقائی مسائل کو اجاگر کرنے پر مشتمل ہوتا تھا۔

روزنامہ چاند:

ممتاز صحافی رشید اقبال جو سوات پریس کے صدر ہیں۔ ان کی صدارت میں یہ اخبار 2003ء میں سوات سے شائع ہوا اس اخبار کی مقبولیت میں بہت تیزی سے اضافہ ہوتا جارہاہے۔ اور کامیابی کی طرف گامزن ہے۔ علاقائی خبروں اور مسائل کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ علمی وادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کو بھی اخبار کی زینت بناتا ہے اور زبان وادب کے فروغ وترویج میں مدد ومعاون ثابت ہورہاہے۔

روزنامہ خبر کار:

یہ اخبار ممتاز صحافی غفور خان عادل کے زیر نگرانی 2003ء کو سوات کے مرکزی شہر مینگورہ سے شائع ہوا تھا۔ اور کامیابی کی منازل طے کرتا ہوا19 سال سے جاری وساری ہے۔ یہ اخبار اگرچہ مقامی خبروں واقعات اور سیاسی وسماجی سرگرمیوں کی اشاعت کے لیے مختص ہے لیکن مشہور اور ممتاز لکھاریوں کی وابستگی کی وجہ سے زبان وادب کے فروغ اور نئے الفاظ وتراکیب اور اصطلاحات کے فروغ میں کار آمد ثابت ہو رہا ہے۔

آواز سوات:

اس اخبار کا اجرا ممتاز صحافی شاہد علی خان کی زیر صدارت ہوا۔ اگرچہ یہ اخبار بھی علاقائی خبروں سیاسی سرگرمیوں تاریخی، ومذہبی موضوعات کی اشاعت تک محدود ہے۔ تاہم اردو زبان میں شائع ہونے کی بناء پر لسانی سطح پر زبان کو صاف اور سادہ بنانے کے علاوہ نئے الفاظ واصطلاحات کے اضافے کا سبب بنا رہا اور زبان وادب کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

سوات ٹائمز:

سوات ٹائمز ایک ہفتہ روزہ اخبار ہے جو 2007ء سے غفور خان عادل کی زیر نگرانی شائع ہو رہا ہے۔ یہ اخبار بھی عوامی مسائل کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ علمی وادبی موضوعات کی اشاعت بھی اس کا ضروری حصہ ہے۔۔ اس اخبار کا زبان وادب کے فروغ میں بڑا ہاتھ ہے۔

سوات میں علمی وادبی جرائد ورسائل:

زبان وادب کے فروغ واشاعت میں اخبارات اور ادبی جرائد کی اہمیت اور کردار سے انکار نہیں کیا جاسکتا پھر ایک ایسے پسماندہ خطے میں جہاں الیکٹرانک میڈیا اور دیگر جدید نشریاتی سہولتوں کا فقدان ہو اس کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے۔

بد قسمتی سے ضلع سوات ان اضلاع میں شامل ہے جہاں زندگی کے دیگر سہولیات کے ساتھ ساتھ شعر وادب کے میدان میں بھی جدید سہولتوں کا فقدان رہا ہے۔ جس کی وجہ سے شعر وادب کے میدان میں وہ ترقی دیکھنے میں نہ آسکی جس کا یہ خطہ سزاوار تھا۔

زبان وادب کے فروغ میں علمی وادبی جرائد بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں اور تخلیق کاروں کی حوصلہ افزائی کا سبب بنتے ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے سوات میں ایسے جرائد ورسائل کا شروع ہی سے فقدان رہا ہے۔

اگرچہ چند ادبی جرائد ورسائل کا اجرا یہاں سے ضرور ہوا مگر زیادہ عرصہ تک نہ چل سکے۔ ادبی جرائد کے اس فقدان کی کئی وجوہات ہیں۔ لیکن سب سے بڑی وجہ شائد یہ ہے کہ یہاں ادبی جرائد کی طرف کسی کا دھیان نہیں گیا۔ اس کے علاوہ مالی وسائل اوراشاعتی اداروں کی کمی بھی اس فقدان کا سب سے بڑا سبب ہو سکتا ہے۔ تاہم پھر بھی جو چند ادبی رسائل و جرائد یہاں سے شائع ہوتے رہے ہیں غنیمت ہیں۔ ان رسائل کی بدولت سوات میں قومی زبان اردو او رادب کو پذیرائی ملی اور علمی وادبی ماحول کو گرم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان میں چند رسائل و جرائد ایسے ہیں کہ چند سال تک چلتے رہے مگر بعد ازاں نامعلوم وجوہات کی بنا پر بند ہو گئے۔ مگر کچھ جرائد ایسے بھی ہیں جنھوں نے اپنا سفر کامیابی سے جاری رکھا ہے۔ اور تاحال ان کا شعری وادبی سفر جاری ہے۔ ذیل ایسے ادبی رسائل کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ماہنامہ کوہ سجن(1984ء):

کوہ سجن ماہوار شائع ہونے والا ادبی رسالہ تھا کو فضل محمود روحانؔ کی زیر صدارت 1984ء کو سوات سے جاری ہوا۔ اس ادبی جریدے میں جن اہل قلم نے معاون کے طور پر اپنا کردار ادا کیا ان میں فضل ربی راہیؔ پروفیسر احمد فواد اور محمد پرویش شاہین وغیرہ کے نام سر فہرست ہیں۔ یہ رسالہ تین زبانوں یعنی پشتو، اردو اور کوہستانی پر مشتمل ہوتا تھا۔ اس رسالے کی اشاعت سے سوات میں ادبی اثرات کے دور رس نتائج سامنے آئے اور کئی لوگوں کا دھیان رسائل کے اجرا کی طرف ہوا۔

ماہنامہ سوات(1987ء):

سوات کے مایہ ناز ادیب اور ممتاز صحافی فضل محمود روحانؔ کے زیر نگرانی یہ ماہوار رسالہ 1987ء میں سوات سے جاری ہوا۔ اس رسالے کو فضل ربی راہی کی معاونت سے بڑی کامیابی ملی۔ اور بہت جلد مقبول عام کی منازل طے کیں اور سوات کے ادبی حلقوں میں جگہ بنانے میں کامیاب ہوا۔ مگر بد قسمتی سے چند پرچے نکلنے کے بعد یعنی ذاتی وجوہات کی بناء پر اس کے مدیر اعلیٰ فضل محمود روحانؔ کو یہ رسالہ بند کرنا پڑا۔ اس رسالے نے سوات میں اردو زبان وادب کے فروغ کے لیے بہت اہم خدمات انجام دی ہیں اور بیسیوں شعرا اور ادبا اس رسالے کے ذریعے منظر عام پر آئے ہیں۔"(2)

اس رسالے میں نہ صرف ملک کے ممتاز ادیبوں اور شاعروں کی تخلیقات کو شائع کیا جاتا تھا بلکہ سوات سے تعلق رکھنے والے نئے اور پرانے اہل قلم کو بھی خاص جگہ دی جاتی تھی۔ اس رسالے کے معیار سے متعلق شجاعت راہی لکھتے ہیں:

"سوات ایسے زرخیز اور دلربا خطے سے روحانؔ آور راہیؔ کی کوششوں سے سوات ایسا دلکش جریدہ منظر عام پر آیا ہے، نقش اول خوب ہے اور خوب تر کی تلاش کی بشارت دے رہا ہے۔ نوجوانوں کی ذہنی نشو نما کے لیے اس سے رسیلا پھل یا روح افزائی امرت اور کیا ہو سکتا ہے۔"(3)

ماہنامہ شعور(2010ء):

اس ماہوار رسالے کا اجرا فضل ربی راہی اور فضل خالق فضلؔ نے جولائی 2010ء میں سوات سے کیا۔ اس رسالے کا چیف ایڈیٹر فضل ربی راہی تھے اور "حرف مدعا" کے عنوان سے اس کا اداریہ لکھتے تھے۔ اس رسالے میں علاقائی مسائل کے علاوہ علمی وادبی موضوعات شائع کرتا رہا۔ اس میں نصف کے قریب صفحات شعرا کے کلام کے لیے مختص ہوتے تھے۔ جبکہ علاقائی وملکی سیاسی صورت حال پر بھی فکر انگیز نگارشات شامل ہوتے تھے۔ اس رسالے نے سوات میں علم وادب اور صحافت کے حوالے سے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اس میں سوات کے دور دراز کے مضافاتی علاقوں میں رہنے والوں کی تحریریں خصوصی دلچسپی سے کے ساتھ شائع کی جاتی تھیں۔ تاہم اشاعتی عمل میں مجلہ کے معیار کو خاص طور پر مد نظر رکھا جاتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ یہ مجلہ اردو ادب کے مراکز سے شائع ہونے والے مجلوں سے معیار میں کسی طور پر بھی کم نہیں تھا۔ بلکہ بعض خصوصیات کی بناء پر اسے دوسرے ادبی جرائد پر فوقیت حاصل تھی۔ ڈاکٹر سلطان روم اس بارے میں رقمطراز ہیں:

"ایسا معیاری ادبی جریدا اس سے پہلے سوات کے ادبی منظر نامے پر نہیں دیکھا گیا۔ اس کی روشنی میں مجھے نئی ترنگ اور انگ حاصل ہوتی ہے۔"(4)

سوات کے خراب حالات اور فوجی اپریشن کی وجہ سے جب اہلیان سوات آئی ڈی پیز ہوئے تو راہی صاحب کے لیے اس کا اجرا ممکن نہ رہا اور تاحال یہ رسالہ جاری نہ ہو سکا۔

سوات ٹوڈے:

یہ سہ ماہی ادبی رسالہ ہے جس کے چیف ایڈیٹر محمد ایوب ہاشمی اور ایڈیٹر عزیز اللہ غالبؔ ہیں۔ اس رسالے میں بیک وقت تین زبانوں یعنی اردو، پشتو اور انگریزی کے مضامین انٹرویوز افسانے اور شاعری (نظم اور غزل) شائع کیے جاتے تھے۔ یہ رسالہ سوات کے ایک دور افتادہ علاقہ مٹہ سے شائع ہوتا رہا۔ جو ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ رسالہ سوات ٹوڈے سوات میں علمی وادبی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے بڑا اہم اور نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ رسالہ یکم اپریل

2013ء کو پاکستان سپیشل پرسن ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن سوات کے تعاون سے جاری ہوا ہے اور سوات کے کئی اچھے قلم کار اس ادبی رسالے کی بدولت منظر عام پر آئے ہیں یہ رسالہ مستقبل میں بہتر خدمات انجام دینے کی استعداد رکھتا ہے۔

تعلیمی اداروں کی ادبی خدمات اور اس سے منسلک رسائل و جرائد:

زبان وادب کے فروغ میں ادبی تنظیموں اخبارات اور رسائل و جرائد کے اثرات اور کردار کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ زبان وادب کے فروغ اور علمی وادبی شعور بیدار کرنے میں جو کردار تعلیمی ادارے ادا کر رہے ہیں اس قدر اہمیت کسی دوسرے شعبے کو حاصل نہیں۔ کیوں کہ تعلیمی ادارے نئ نسل کی تربیت کرتے ہیں۔ اور مستقبل میں اسی نسل نے اس ملک کی بھاگ دوڑ سنبھالنی ہوتی ہے۔

ملک کے دیگر اضلاع کی طرح سوات میں بھی سرکاری نجی اور نیم سرکاری ادارے زبان وادب اور علم وشعور کے فروغ میں سب سے اہم اور کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ ادارے نہ صرف اردو زبان وادب کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں بلکہ مختلف علاقوں اور قوموں کی ثقافتوں کو ایک مشترکہ ثقافت میں ضم کرنے کی کوشش لاشعوری طور پر کر رہے ہیں۔ ان اداروں میں بزم ادب کے پروگراموں کو منعقد کرنے سے طلباء میں ادبی وشعری ذوق کو ابھارتے ہیں۔ اور ان کے ادبی وشعری تربیت کے لیے کالج کے سطح پر ادبی مجلوں کی اشاعت کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ تاکہ نئ نسل میں تخلیقی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ تاکہ وہ اپنے جذبات، نظریات اور محسوسات کو صفحہ قرطاس پر لانے کے قابل ہو جائے اور اپنی سوچ اور شعور کو عام کیا جاسکے۔ اس مقصد کے تحت سوات میں موجود بعض سرکاری اور نجی کالجوں میں تقریباً ہر سال ادبی مجلے شائع کیے جاتے ہیں۔

جن میں اساتذہ کے ساتھ ساتھ طلباء کی بھرپور نمائندگی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ چند ایک جرائد دوسرے تربیتی اداروں سے بھی شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان ادبی جرائد کی اہمیت سے اس حوالے سے بھی زیادہ ہے اکہ ان مجلوں نے پرانے او رنئے لکھنے والوں کے درمیان ادبی رشتوں کو قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور نئے لکھنے والوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں۔ ذیل میں ان ادبی اور علمی اداروں مجلوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو مختلف سرکاری و نجی کالجوں اور تربیتی اداروں سے شائع ہوتے رہے ہیں۔ اور اب تک انکی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ جو نئ نسل کی شعری وادبی اور علمی ذوق وشعور کی تربیت میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔

ایلم(1985ء):

ایلم کا پہلا شمارہ گورنمنٹ جہان زیب کالج سیدو شریف سے 1985ء میں جاری ہوا اور ہنوز اس کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ جس طرح جہان زیب کالج سوات میں ایک مادر علمی کی حیثیت رکھتا ہے اس طرح اس جریدے کا بھی ایک مقام ہے جو پچھلے پچاس سال سے علم وادب اور زبان کی ترقی و فروغ میں مصروف عمل ہیں۔ محمد علی دیناخیل اس ادبی مجلے کے بارے میں رقمطراز ہیں:

> "سوات کے تمام تعلیمی اداروں میں جس طرح گورنمنٹ جہانزیب کالج کو تاریخی حیثیت حاصل ہے اس طرح ادبی مجلہ ایلم بھی دیگر تعلیمی اداروں سے شائع ہونے والے ادبی مجلوں پر ہر لحاظ سے فوقیت رکھتا ہے۔ اور تو یہ سب سے پہلا ادبی مجلہ ہے کو کسی کالج سے شائع ہوا ہے۔ دوم یہ کہ اس کی علمی وادبی حیثیت بھی اتنی مستند ہے کہ اس سطح کے ادبی میگزین شاید ہی کسی ادارے سے شائع ہوئے ہوں۔"(5)

اس ادارے اور ادبی مجلے کی اشاعت اور بھر قدر و منزلت بڑھانے میں جن اساتذہ نے نمایاں کردار ادا کیا۔ ان میں پروفیسر محمد منوچہر کیانی، پروفیسر عبدالرحیم، پروفیسر ارسلا خان، پروفیسر فریدون خان، پروفیسر احمد فواد اور جاوید اقبال ثاقب وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ ان شخصیات نے کالج ھذا میں ادبی تنظیمیں قائم کیں۔ مشاعرے منعقد کرائے ۔ادبی اور ثقافتی پروگرام منعقد کیں اور جدید نسل کی علمی وادبی آبیاری کے لیے ادبی مجلہ (ایلم) کا اجرا کیا۔ اس مجلے میں اساتذہ کے علاوہ طلباء کی کثیر تعداد ادبی، لسانی، مذہبی اور علمی تخلیقات اور نگارشات شائع کرواتے رہے ہیں۔ اور یہ تسلسل کے ساتھ اب تک جاری ہے۔

اس مجلے کے ادبی نگارشات کو دو مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن میں نعت وحمد، اقبالیات پر مضامین اور مقالات کے علاوہ افسانے، طنز و مزاح، لسانیات اور نظم و غزل وغیرہ شائع کیے جاتے ہیں۔ یہ ادبی مجلہ تین زبانوں پشتو ،اردو اور انگریزی زبان پر مشتمل ہے۔ ہر حصے کا ایڈیٹر اور سٹوڈنٹ ایڈیٹر الگ ہوتا ہے۔

ماندور(2011ء):

یہ ادبی مجلہ 2011ء گورنمنٹ ڈگری کالج مٹہ سوات سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کی اشاعت بھی سالانہ ہے۔ یہ مجلہ بھی تین زبانوں یعنی اردو، پشتو اور انگریزی پر مشتمل ہوتی ہے۔ اساتذہ کے علاوہ طلباء بھی اس مجلے میں اپنی تخلیقی تحاریر کثیر تعداد میں شائع کرتے ہیں۔ اور اس مجلے کی زینت بنتے ہیں۔ کالج کے عقب میں واقع بلند وبالا پہاڑ "ماندور"

کے مناسبت سے اس مجلے کا نام منسوب کیا گیا ہے۔ اس مجلے کا معیار اعلیٰ ہے اور یہی وجہ اس کی کامیابی کا ضامن ثابت ہو گا۔ اس مجلے کی اشاعت اور ترتیب میں جن اساتذہ کرام نے بھرپور تعاون کیا ہیں۔ ان میں پروفیسر اکبر حسین، پروفیسر محمد علی شاہ، پروفیسر فضل سبحان افغانیؔ، پروفیسر انور علی اور پروفیسر سبحانی جوہر قابل ذکر ہیں۔

ایکسیلشیر (1999ء):

ایکسیلشیر کالج ایک نیم سکاری ادارہ ہے جو سوات سنگوٹہ میں واقع ہے یہ تعلیمی ادارہ گورنر کے زیر نگرانی کام کرتا ہے۔ اور ریٹائر آرمی افیسر اس کا نگران ہوتا ہے۔ اس ادارے نے پاکستان کو کئی نامور شخصیات عطا کیے ہیں۔ جو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ملک و قوم کی خدمت میں کوشاں ہے۔ اس کے علاوہ قومی زبان اردو کی ترویج واشاعت میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس ادارے سے "ایکسلیشئر" کے نام سے ایک مجلہ 1999ء سے شائع ہو رہا ہے۔ جو تین زبانوں اردو، پشتو اور انگریزی پر مشتمل ہے۔ اور ہر حصے کے لیے الگ ایڈیٹر اور سٹوڈنٹ ایڈیٹر ہوتا ہے۔ اس رسالے میں ادب، شعر وشاعری، افسانہ، اقوال زریں، تاریخ اور مذہبی وسیاسی موضوعات پر مواد شائع ہوتے ہیں۔ جس سے آنے والی نسلوں میں اردو زبان اور شعر وادب ک اشوق ابھارتی اور اسے ترقی دینے میں کافی مدد ملے گی۔ اس میں اساتذہ کی نگارشات کے علاوہ طلبا کی نگارشات کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ یہ مجلہ بھی سوات میں شعر وادب اور عملی شعور کے فروغ کے حوالے سے اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

مشعل ہنر (1999ء):

یہ سالانہ ادبی میگزین 1999ء سے گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ (پانڑ) سوات سے شائع ہو رہا ہے۔ اس وقت کے پرنسپل انجنئیر ظاہر شاہ صاحب کی ذاتی کوششوں اور بھر تعاون کے بنا پر اس مجلہ کا اجرا ممکن ہو سکا۔ اس مجلہ میں نوجوان نسل کے پیشہ ورانہ اومور پر نگارشات کے علاوہ شعر وادب اور علم وشعور کے حوالے سے نگارشات شائع ہو جاتی ہیں۔ سوات میں قومی زبان اردو کے فروغ اور ادب علم کی اشاعت کے حوالے سے اس مجلے کا اجرا ایک خوش گوار او رخوش آئیند اضافہ ہے۔ جو علم وہنر کے ساتھ ساتھ شعر وادب کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔

ایگلیٹ:

وطن عزیز میں جس طرح تعلیم کے فروغ میں نجی تعلیمی اداروں کے کردار سے انکار ممکن نہیں اس طرح زبان وادب کے فروغ میں بھی ان اداروں کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں ہے۔ ان نجی تعلیمی اداروں میں سوات پبلک

سکول (s.p.s) کا شمار نامی گرامی اداروں میں ہوتا ہے۔ اس ادارے نے بھی وطن عزیز کو کئی نامور شخصیات عطا کیے ہیں۔ اس ادارے سے 2004ء سے ایگلیٹ کے نام سے ایک مجلہ شائع ہو رہا ہے۔ یہ ادبی مجلہ پشتو اردو اور انگریزی کے تین خصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس مجلے کا سب سے بڑا حصہ اردو زبان پر مشتملہے۔ جس میں نظم، غزل کے علاوہ تحقیق، تاریخی، معاشرتی اور ادبی مضامین کے ساتھ افسانہ، طنز و مزاح غرض ہر موضوع ہر تحاریر شامل ہوتے ہیں۔ جو اس علاقے میں شعر و ادب کے فروغ کے حوالے سے اہمیت کا حامل مجلہ شمار ہوتا ہے۔ جو زبان و ادب کے لحاظ سے ایک خوش گوار اور قابل تحسین اضافہ ہے۔

چنار:

یہ سالانہ ادبی مجلہ گورنمنٹ ڈاکٹر خان شہید ڈگری کالج کبل سے 2018ء سے شائع ہوا۔ لیکن تین سال مسلسل اشاعت کے بعد کچھ مسائل کے بناء پر بند ہوا۔ اس مجلہ کا سرپرست اعلیٰ پروفیسر کریم اللہ پرنسپل ڈگری کالج کبل مدیر اعلیٰ پروفیسر قمر زمان صاحب اور مدیر پروفیسر سید غفور شاکرؔ صاحب تھے۔

یہ مجلہ بھی تین زبانوں یعنی پشتو، اردو اور انگریزی پر مشتمل تھا۔ اس مجلے کی اجرا میں جن شخصیات نے اہم کردار ادا کیا تھا ان میں پروفیسر کریم اللہ، پروفیسر قمر زمان، پروفیسر سید غفور شاکرؔ صاحب اسسٹنٹ پروفیسر اختر قیسؔ صاحب لیکچرار عماد الدین اور لیکچرار عثمان شاہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس مجلے میں اساتذہ کے نگارشات اور مضامین کے علاوہ طلباء و طالبات کے مضامین و تحاریر کو خاص جگہ دی جاتی تھی۔ اس مجلے سے بہت سے توقعات وابستہ تھے لیکن بہ وجہ کچھ مسائل اپنی باقی اشاعت جاری نہ رکھ سکا۔ تاہم اردو زبان و ادب کے فروغ میں ایک خوش گوار اضافہ تھا۔

مذکورہ بالا تعلیمی اداروں کے ادبی مجلوں کے علاوہ چند دیگر اداروں سے بھی ادبی مجلے شائع ہوتے ہیں۔ تاہم ان کی اشاعت میں تسلسل بر قرار نہیں رکھا گیا اور صرف چند شماروں کے بعد خاموشی اختیار کر لی ان میں گورنمنٹ ڈاکٹر خان شہید ڈگری کالج کبل سوات کا "چنار" حرا سکول سسٹم کا "بانگ حرا" گورنمنٹ ڈگری کالج مینگورہ کا "ادھیانہ" وغیر شامل ہیں۔ بہر حال ان تعلیمی اداروں کی علمی و ادبی کاوشیں قابل تعریف و تحسین ہیں، کیوں کہ انھیں تعلیمی اداروں کے ادبی مجلوں نے نئی نسل کی ادبی و علمی اور شعوری تربیت میں اہم کردار ادا کیا اور ان کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا کر کے انھیں سوات کے لیے قابل فخر بنایا اور ان کے ادبی ذوق میں پاکیزگی پیدا کی۔

حوالہ جات

1. حقانی احسان الحق، دیباچہ اور سوات جلتا رہا، شعیب سنز پبلیشرز اینڈ بک سٹور مینگورہ، 2011ء ص، 23
2. روحان فضل محمود، ملاقات، مینگورہ سوات، مئی 2021ء، ص 34
3. راہی شجاعت علی، مراسلہ، ماہنامہ سوات، 1987ء ص، 7
4. سلطان روم ڈاکٹر، ماہنامہ شعور، 3 جنوری 2010ء، ص 23
5. دینا خیل، محمد علی، جہانزیب کالج کا ایلم، زماسوات ڈاٹ کام، مینگورہ سوات مارچ 2012ء، ص 12

References

1. Haqani, Ehsan-ul-Haq. *Dibacha aur Swat Jalta Raha*. Shaib Sons Publishers & Book Store, Mingora, 2011, p. 23.
2. Ruhan, Fazal Mehmood. *Mulaqat*. Mingora Swat, May 2021, P. 34.
3. Rahi, Shujaat Ali. *Murasla*. *Mahnama Swat*, 1987, p. 7.
4. Sultan, Rom Dr. *Mahnama Shaoor*, 3 January 2010, P.23.
5. Dina Khel, Muhammad Ali. *Jahangir College ka Elm*. Zma Swat.com, Mingora Swat, March 2012, P.12.